تحریر: میاں معاذ رزاق

دینی مدارس ہمیشہ سے پیار و محبت کا درس دیتے آرہے ہیں، لیکن حق و باطل کی لڑائی تو روز اول سے جاری ہے، اسی لڑائی کا ایک اہم ہتھیار "پراپیگنڈا" ہے،

کسی بھی ادارے کو بدنام کرنا ہو، اس کے متعلق لوگوں کو بدگمان کرو،

اس میں کوئی شک نہیں مدارس ہی دین اسلام کے ترویج کے مراکز ہے،

اس لئے اگر مسلمانوں کو دین اسلام کی اصل تعلیمات سے دور کرنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مدارس کو مشکوک بنا کہ پیش کیا جائے، تاکہ عوام کا علماء سے رابطہ ختم ہو،

لازمی بات ہے دفاعی دیوار کمزور کرکے آسانی سے قلعہ کو فتح کیا جاسکتا ہے،

خیر دین دشمن عناصر آج کل جن باتوں کو بنیاد بنا کہ مدارس کی تذلیل کرنا چاہتے ہیں، اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

"دینی مدارس بھکاریوں کی طرح چندہ مانگ مانگ کے اپنا کاروبار چلاتے ہیں"

مجھے انتہائی حیرت ہوتی ہے جب کوئی ایسی بات کرتا ہے،

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے اپنے دوہرے معیار بنا رکھے ہیں،

دین کے لئے الگ، دنیا کے لئے الگ،

جو حضرات مدارس کو اس بات کی وجہ سے طنز کا نشانہ بناتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ عصری علوم کے حامل بڑھے بڑھے ادارے بھی چندوں سے ہی چلتے ہیں، ہاں بس چندے کا نام بدل کر کبھی "انسٹالمنٹ" تو کبھی یہ "فیس" کبھی یہ ذرا مزید مزین کر کے "پےمنٹ" کا نام دے دیا جاتا ہے،

اور مزید یہ کہ مدارس کے لئے اگر کوئی چندہ دیتا بھی ہے تو اپنی مرضی سے، لیکن عصری علوم کے بڑے بڑے اداروں میں ایک خاص مقدار کے مطابق دینا پڑھتا ہے جی چاہے یا نہ چاہے، ورنہ آپ کو تعلیم حاصل کرنے کے حق سے محروم کردیا جاتا ہے،

اب کوئی منصف بندہ مجھے بتائیں کہ اگر چندے کو بدنام کیا جاتا ہے، تو اسی نام کو بدل کر اور تھوڑی سی ترامیم کر کے اگر دیگر اداروں میں نافذ کیا جاتا ہے تو اس پہ اعتراض کیوں نہیں؟ صاف ظاہر ہے مسلہ چندے سے نہیں "اسلام" سے ہے۔۔۔

دو رنگی چھوڑ کہ یک رنگ ہوجا،

سراسر موم یا سنگ ہوجا۔

نوٹ: ہمارا مقصد قطعن عصری علوم کے حامل اداروں کو بدنام کرنا نہیں، صرف عوام کا مغالطہ دور کرنے کی کوشش ہے۔ جس طرح سکول،کالج،یونیورسٹی و دیگر ادارے اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے اور سہولتیں دینے کے لئے فیس وغیرہ وصول کرتے ہیں، بالکل اسی طرح مدارس میں بھی بچوں کے لئے سہولیات مہیا کی جاتی ہے، اساتذہ کو تنخواہ دینی ہوتی ہے، یہ سب عوام کے دئے گئے رقوم سے ہی ہوتا ہے۔